

فارسی

برای کلاس دوازدهم



پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

بہ نامِ خدایِ بخشندہ مہربان

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں

تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

منظور کردہ: وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان، اسلام آباد

فہرس

شمارہ	عنوان	صفحہ
1-	حمد	1 (نظم)
2-	نعت	4 (نظم)
3-	عین القضاۃ ہمدانیؒ برگزیدہ نامہ ہا	7 8
4-	شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ رباعیات ابوسعید ابوالخیرؒ	10 11
5-	دمی با شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ	13
6-	رُود کی سمرقندی آی بخارا شاد باش!	16 17 (نظم)
7-	ابوالفضل بیہقی امیر عادل سبکتگین و آہوی مادہ	19 20

23		فردوسی طوسی	-8
24	(نظم)	دانا و نادان	
26		عَنْصُرُ المعالی کی کاؤس	-9
27		پندهای قابوس نامہ	
29	(مکالمہ)	فُرود گاہ	-10
32		ناصر خسرو	-11
33	(نظم)	از ماست کہ بر ماست!	
35		شیخ فرید الدین عطارؒ	-12
36		رابعہ عدویہؒ	
39		سُلطان قُطبُ الدین ایبک	-13
41		مولانا جلال الدین رومیؒ	-14
44	(نظم)	شعر مولانا: دوستی نادان	-15
44		شیخ سعدی شیرازیؒ	-16
48		گلہای گلستان سعدیؒ	
53		نقش بانوان در پیشرفتِ فرهنگی جامعہ اسلامی	-17
56	غزل	نظیری نیشاپوری	-18
57			
60		علی بن حسین الواعظ	-19
61		لطائف الطوائف	
64	(مکالمہ)	آلودگی ہوا	-20

67		جلال آل احمد	21-
68		خسی درمیقات	
71		غنیمت کنجاهی	22-
72	(نظم)	در تعریف پنجاب	
74		محمد حجازی	23-
76	(افسانہ)	مارگیر	
79		علامہ محمد اقبالؒ	24-
82	نظم	از خوابِ گران خیز	25-
85		کشمیر و پاکستان	26-
88		سائین سہیلی سرکارؒ	27-
90	(مکالمہ)	در بیمارستان	28-
93	نظم	در گزرِ گلوِ جہان	29-

مصنفین: خانم دُکتر خالدہ آفتاب

نوازش علی شیخ (مرحوم)

محمد خان کلیم (مرحوم)

دکتر غلام معین الدین نظامی

مدیر: پروفیسور دُکتر آفتاب اصغر (مرحوم)

ایڈیٹر: خانم دکتر شگفتہ صابر

ناشر: ماجد بک ڈپو، لاہور

مطبع: نصاب پرنٹرز، لاہور

تاریخ اشاعت ایڈیشن طباعت تعداد اشاعت قیمت

63.00

1,000

نہم

اول

نومبر 2019ء

حمد

ثنا و حمد بی پایان خدا را که صنّعی در وجود آورد ما را
 اَللهُا، قادِرِا، پروردگارِا کریمِا، مُنعمِا، آمرزگارِا
 خداوندِا توایمان و شهادت عطا کردی به فضلِ خویش ما را
 از احسانِ خداوندی عَجَب نیست اگر خط در کُشی جرم و خطا را
 به حقّ پارسایان کز در خویش نیندازی من ناپارِسا را
 خدایا گر تو سعدی را برانی شیفع آرد روانِ مُضطَفی را
 مُحَمَّدٌ، سَیدِ ساداتِ عالم چراغ و چشمِ جُمِلِه انبیاء را

[شیخ سعدی شیرازی]

فرہنگ

تُنا	:	تعریف۔
بی پایاں	:	بے انتہا، بے حد۔
خُدارا	:	خُدا کرے لیے۔
صُنْع	:	تخلیق، فن، کاری گری۔
صُنْعَش	:	[صُنْع + اش] اُس کی تخلیق۔
درُوْجود آورد	:	[درُوْجود آوردن: پیدا کرنا] پیدا کیا۔ ماضی مطلق۔
إِلہا	:	[الہ + ا] اے الہ، اے معبود۔
مُنْعِما	:	[منعم + ا] اے صاحبِ نعمت، اے نعمتیں عطا کرنے والے!
آمُرز گارا	:	[آمُرزیدن: بخشنا] اے بخشنے والے!
بہ فضلِ خویش:	:	اپنے لطف و کرم سے۔
عَجَب نیست:	:	عجیب نہیں ہے، تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔
خط در کشی:	:	(خط در کشیدن): خط کھینچ دینا، معاف کر دینا، تم معاف کر دو۔
بہ حق:	:	کے صدقے، کے طفیل۔
نَبَندازی	:	[از در انداختن: دروازے سے دھتکارنا۔ نہ + اندازی] تم نہ دھتکارنا۔
ناپارسا	:	[نا + پارسا] گناہگار۔
برانی	:	[راندن: ہٹانا، دھتکارنا] تُو دھتکارے۔
شَفِیع	:	شفاعت کرنے والا، سفارش کرنے والا۔
آرَد	:	[آوردن: لانا۔ آرد: مضارع] وہ لائے گا
رَوان	:	رُوح۔
سَیِّد	:	سردار، آقا۔
سادات	:	سَیِّد کی جمع۔
جُمْلہ	:	تمام، سب۔

تمرین

- ۱۔ مارا کہ بہ وُجود آورد؟
- ۲۔ معنی ”پروردگار“ چیست؟
- ۳۔ چه کار از احسان خداوندی عجب نیست؟
- ۴۔ چرا سعدی ”خودش را“ ”ناپارسا“ گفته است؟
- ۵۔ چراغ و چشم جملہ انبیاء کیست؟
- ۶۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور ان کے معانی لکھیے: در وجود آورد، عطا کردی، برانی۔
- ۷۔ سبق میں آنے والے جن الفاظ میں ”الف ندائیہ“ استعمال ہوا ہے انہیں الگ لکھیے اور ان کے معانی بتائیے۔
- ۸۔ کسی بھی مصدر کے مضارع میں بیک وقت فعل حال کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے اور فعل مستقبل کا بھی۔ مضارع کی نشانی یہ ہے کہ اس کا آخری حرف ہمیشہ ”د“ اور اس سے پہلے حرف پر ہمیشہ ”زیر“ ہوتی ہے۔ دوسرے افعال کی طرح اس کی گردان بھی کی جاتی ہے۔ زیر نظر سبق میں استعمال ہونے والے مضارع اور ان کی مکمل گردانیں مع ترجمہ لکھیے۔

☆☆☆☆

نعت

حق جلوہ گرِ طرزِ زیانِ محمدؐ است	آری، کلامِ حق به زبانِ محمدؐ است
آئینہ دارِ پر تو بہر است مہتاب	شانِ حق آشکارِ زشانِ محمدؐ است
تیرِ قضا، ہر آئینہ در تر کیشِ حق است	اتا گشا دِ آن ز کمانِ محمدؐ است
دانی، اگر بہ معنی "لَوْلَاكَ" واریسی	خود ہر چہ از حق است، از آنِ محمدؐ است
ہر کس قسَم بدانچہ عزیز است، می خورد	سو گندِ کردگار بہ جانِ محمدؐ است
واعظ! حدیثِ سایہ طوبیٰ فُرو گزار	کاینجا سُخنِ سُرورِ روانِ محمدؐ است
غالبِ اثنایِ خواجہ، بہ یزدان گزاشتم	کان ذاتِ پاکِ مرتبہ دِ آنِ محمدؐ است

[میرزا غالب دہلوی]

فرہنگ

ہاں، جی ہاں۔

مظہر۔

عکس۔

سُورج۔

واضح، عیاں، ظاہر۔

یقیناً، بہر حال۔

لَوْلَاک لَمَّا خَلَقْتَ الْأَفْلَکَ کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اے نبی! اگر آپ

نہ ہوتے تو میں آسمانوں کی تخلیق نہ کرتا!

[مصدر: وارسیدن: پہنچنا، پالینا، سمجھ لینا] تو سمجھ لے۔

[بہ+آن+چہ] اُس چیز کی کہ جو۔

قسم۔

اللہ تعالیٰ۔

جَنَّت کے ایک درخت کا نام۔

[مصدر: فرو گذاشتن: چھوڑ دینا] افعِلِ امر۔ جانے دے، چھوڑ دے۔

اللہ تعالیٰ۔

[مرتبہ + دانستن مصدر کافِعِلِ امر] مرتبہ جاننے والا (اسم فاعِل)

آری :

آئینہ دار :

پرتو :

بہر :

آشکار :

ہر آئینہ :

لَوْلَاک :

وارسی :

بدانچہ :

سوگند :

کردگار :

طوبی :

فرو گزار د :

یزدان :

مرتبہ دان :

تمرین

- ۱۔ سراینده این نعت کیست ؟
- ۲۔ لولاك چه معنی دارد ؟
- ۳۔ سو گند کردگار به جان کیست ؟
- ۴۔ این مصرع را کامل کنید: حق جلوہ گر.....است۔
- ۵۔ ”دانی“ اور ”وارسی“ فعل کی کون سی قسم ہیں ؟
- ۶۔ مندرجہ ذیل مرگبات میں سے مرگب توصیفی اور مرگب اضافی الگ کیجیے۔
 کلام حق، سایہ طوبی، سروروان، ذات پاک، تیر قضا۔
- ۷۔ ”می خورد“ کون سا فعل ہے ؟ پوری گردان اور ترجمہ لکھیے۔

عَيْنُ الْقُضَاتِ هَمْدَانِي

آپ کا نام عبد اللہ بن محمد اور لقب عَيْنُ الْقُضَاتِ تھا۔ ۴۹۲ھ بمطابق ۱۰۷۷ء میں ہمدان میں پیدا ہوئے۔ مُرَوَّجہ علوم و فنون میں مہارت حاصل کی۔ اکتیس برس کی عمر میں شیخ احمد غزالیؒ سے ملاقات ہوئی جسے ان کی زندگی کا اہم موڑ قرار دیا جاسکتا ہے۔ تصوّف و عرفان کی طرف اُن کا طبعی رُجحان اِس ملاقات کے بعد بہت بڑھ گیا۔ شیخ احمد غزالیؒ سے اُن کی کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ دونوں میں خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ انہوں نے کئی اور مشائخ سے بھی فیض پایا۔ فارسی اور عربی تصانیف میں سے ”تمہیدات“ اور ”مکتوبات“ بہت مشہور ہیں۔ ۵۲۵ھ بمطابق ۱۱۰۳ء میں وفات پائی۔

شاعری کے ساتھ ساتھ وہ بہت عمدہ نثر بھی لکھتے تھے۔ اُن کی طبیعت میں بہت جوش و خروش اور درد و سوز تھا جو اُن کی تحریروں میں بھی جھلکتا ہے۔ اُن کی تحریریں تکلف اور تصنع سے پاک ہوتی ہیں۔ انہوں نے تصوّف و عرفان کے مشکل موضوعات بھی بڑی سادگی اور دلاویزی سے بیان کیے ہیں۔ اُن کا اندازِ استدلال منطقیانہ ہوتا ہے۔ عشق و محبت کی چاشنی اُن کے لفظ لفظ میں محسوس کی جاسکتی ہے۔

برگزیده نامه ها

۱- آرکانِ اسلام:

بدانکه چرا نماز و روزه و زکوة و حج واجب آمد برای خُصُولِ سعادتِ ابدی - ای عزیز! سعادت از مَحَبَّتِ خدا خیزد که غالب گردد بر همهٔ محبتها، علامتِ غلبهٔ مَحَبَّتِ خدا آن بود که محبوبانِ دیگر را در او تواند باخت -

زن و فرزند و مال و جاه و حیات و وطن همهٔ محبوبات است - حج مَحْکِی است تا خود در زیارتِ خانهٔ خدا تواند که فراقِ این محبوبات اختیار کنند؛ یا حُبِّ اینها غالب است و نمی گذارد که حج کند - روزه مَحْکِی است تا خود به ترکِ اینها بتواند گفت در رضایِ خدا یا این غالب است و نمی گزارد که در رضایِ خدا گُوشد - مال از محبوبات است؛ زکوة دادن مَحْکِی است؛ اما نماز بالای این همه آرکان است - از علاماتِ مَحَبَّتِ کثرتِ ذکرِ محبوب است؛ و نماز ذکرِ محبوب است؛ و هر که نماز دوست ندارد؛ نشانِ آن است که خدا محبوبِ او نیست -

۲- ایمان:

برادر عزیز! بدایتِ ایمان؛ تصدیقِ دل است؛ چنانکه شك را در آن مجال نبُود - چون این مایه از تصدیق در دُرُون حاصل بُود؛ آدمی را بر آن دارد که حَرَکات و سَکَناتِ خود به حکمِ شرع کند - چون چنین بُود؛ او را خود راه نمایند از جنابِ ازل - از طاعت؛ هدایتِ خیزد - چون هدایتِ پدید آید؛ آن تصدیقِ دل؛ یقین گردد - چون میوه که از خامی به پختگی رسد -

[نامه های عین القضاات همدانی]

فرہنگ

محبوبات: محبوبہ کی جمع 'پسندیدہ چیزیں'۔

تواندباخت: [توانستن+باختن] ہارسکے 'کھوسکے'۔ مَحْک: کسوٹی۔

نمی گذارد: [گذاشتن: چھوڑنا] فعلِ حال منفی [نہیں چھوڑتی ہیں] (ایسا) نہیں کرنے دیتی ہیں۔

ہدایت: ابتدا، آغاز۔

تمرین

۱۔ برای چه نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج واجب آمد؟

۲۔ سعادت از چه می خیزد؟

۳۔ علامت غلبہ محبت خدا چه بود؟

۴۔ ذکر محبوب چیست؟

۵۔ چون هدایت پدید آید؟ چه می شود؟

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

نمی گذارد۔ دوست ندارد۔ چون۔ هر كند۔ میورد۔

۷۔ مندرجہ ذیل مصادر سے فعل مستقبل کی گردان ترجمے سمیت لکھیں: باختن۔ رسیدن۔ گشتن۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

روزہ۔ سعادت۔ فرزندان۔ دل۔ میوہ۔

☆☆☆☆

شیخ ابو سعید ابوالخیرؒ

فارسی کے عظیم المرتبت صوفی شاعر اور شیخ طریقت شیخ ابو سعید ابن شیخ ابوالخیر ۳۵۷ھ بمطابق ۹۶۷ء میں میہنہ نامی ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر وسطی ایشیائی جمہوریہ ترکمانستان کے دارالحکومت عشق آباد سے آٹھ کلومیٹر دور ہے۔ ۴۴۰ھ بمطابق ۱۰۴۹ء میں یہیں آپ کا انتقال ہوا اور مزار مبارک بھی یہیں ہے۔

آپ دینی علوم کے حصول سے فارغ ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے تھے۔ مختلف علاقوں میں جا جا کر مشائخ سے ملتے اور استفادہ کرتے تھے۔ وہ پہلے ایرانی شیخ طریقت ہیں جنہوں نے اپنے عارفانہ افکار کے بیان کے لیے شاعری کا وسیلہ اختیار کیا۔ سنائی اور رومی جیسے نامور شعراء نے انہی کے خرمین کی خوشہ چینی کی۔

فارسی رباعی گوئی میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ کی رباعیوں کا اہم موضوع توحید، مناجات، پند و موعظت، اخلاق و حکمت اور عشق و محبت ہیں۔ یہ رباعیاں اتنی سادہ اور دلکش زبان میں کہی ہیں کہ بالکل آج کل کی فارسی میں کہی گئی معلوم ہوتی ہیں۔

رباعی: رباعی کا لفظ عربی لفظ ”ربیع“ سے نکلا ہے۔ اس کا لفظی مطلب ہے چار۔ چونکہ یہ صنف سخن چار چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے، اس لیے اسے ”رباعی“ کہا جاتا ہے۔ اس کا پہلا دوسرا اور چوتھا مصرع آپس میں ہم قافیہ وہم ردیف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تیسرے مصرعے میں بھی وہی قافیہ و ردیف استعمال کر لیے جاتے ہیں۔ یہ ایک قدیم صنف سخن ہے اور فلسفیانہ و حکیمانہ موضوعات کے اظہار کے لیے پسند کی جاتی ہے۔ فارسی رباعی کے کچھ مخصوص اوزان ہیں کسی اور وزن میں کہے گئے چار مصرعے رباعی نہیں کہلائیں گے۔ رباعی کے موضوعات کا دائرہ اب خاصا وسیع ہو گیا ہے اور اس میں عاشقانہ، زندانہ اور صوفیانہ مباحث کے علاوہ سماجی، معاشرتی اور سیاسی موضوعات بھی داخل ہو چکے ہیں۔

فارسی رباعی نگاروں میں حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر کے علاوہ بابا طاہر عریاں اور حکیم عمر خیام بہت مقبول و معروف ہیں۔

رُبَاعِيَّاتِ ابُو سَعِيدِ ابُو الْخَيْرِ

(۱)

راهِ توبه هر روز که پویند، خوش است
 وصلِ توبه هر جهت که جویند، خوش است
 رویِ توبه هر دیده که بینند نکو است
 نامِ توبه هر زبان که گویند خوش است
 (۲)

خواهی که ترا دولت ابرار رسد
 میسند که از توبه کس آزار رسد
 از مرگ میندیش و غم رزق مخور!
 کاین هر دو به وقتِ خویش ناچار رسد
 (۳)

یارِ ابه گرم بر من درویش نگر
 در من مَنگَر، در کرم خویش نگر
 هر چند نیم لایقِ بخشایش تو
 بر حالِ من خسته دل ریش نگر

فرہنگ

پویند	:	[مصدر: پویدن: دوڑنا] فعل مضارع، وہ دوڑیں۔
دیدہ	:	آنکھ۔
مپسند	:	پسند نہ کر۔ [پسندیدن مصدر سے فعل نہیں]
آزار	:	تکلیف۔
مپندیش	:	اندیشہ نہ کر۔ [آندیشیدن مصدر سے فعل نہیں]
مخور	:	نہ کھا۔ [خوردن مصدر سے فعل نہیں]
نگر	:	دیکھ [نگریستن مصدر سے فعل امر]
نیم	:	[نہ+ام] میں نہیں ہوں۔
خستہ	:	تھکا ہارا، ٹوٹا پھوٹا۔
دل ریش	:	[دل+ریش] زخمی دل۔

تمرین

- ۱۔ در رباعی اول شاعر چه کسی را خطاب کرده است؟
- ۲۔ اگر خواہی کہ دولت ابرار بہ تو رسد باید چکار کنی؟
- ۳۔ شاعر درباره مرگ و رزق چه گفته است؟
- ۴۔ شاعر چرا گفته است کہ لایق بخشش تو نیستم؟
- ۵۔ آیا بہ کسی آزار رساندن خوب است؟
- ۶۔ دوسری اور تیسری رباعی میں آنے والے افعالِ نہیں سے افعالِ امر بنائیں۔
- ۷۔ سبق میں سے مرکبِ اضافی اور مرکبِ توصیفی الگ الگ لکھیے۔
- ۸۔ قافیے اور ردیفیں پہچانیے۔



دَمی باشیخ ابو سعید ابوالخیر^{۲۷}

(۱) در آن وقت که شیخ ما ابوسعید به نیشا پور بود، یک سال مردمان سخن مُنجمان و حکمی که ایشان کرده بودند، بسیار می گفتند، و عوام و خواص خلق به یک بار در زبان گرفته بودند که امسال چنین و چنین خواهد بود. یک روز شیخ ما مجلس می گفت - و خلق بسیار آمده بود - بُزرگان و ائمه نیشا پور جمله در آنجا بودند - به آخر مجلس شیخ ما گفت: "ما امروز شمار از احکام نُجوم سخن خواهیم گفت - همه مردم گوش و هوش به شیخ دادند تا چه خواهد گفت - شیخ گفت: "ای مردمان! امسال همه آن خواهد بود که خدای خواهد - همچنانکه پاره همه آن بود که خدای تعالی خواست -" و دست به روی فرود آورد مجلس ختم کرد -

(۲) خواجه عبدالکریم خادم خاص شیخ ما ابوسعید بود، گفت: "روزی درویشی مرا بنشانده بود تا از حکایت های شیخ ما، او را چیزی می نوشتم - کسی بیامد که: "شیخ ترا می خواند -" برفتم - چون پیش شیخ رسیدم، شیخ پرسید که "چه کاری کردی؟" گفتم: "درویشی حکایتی چند خواست از آن شیخ، می نوشتم -" شیخ گفت: "یا عبدالکریم! حکایت نویس مباش، چنان باش که از تو حکایت کنند!"

(۳) آورده اند که روزی شیخ ما، در نیشا پور به محله ای فرو می شد - و جمع متصوفه، بیش از صد و پنجاه کس با او به هم - ناگاه زنی، پاره ای خاکستر از بام بینداخت، نادانسته که کسی می گزرد - از آن خاکستر بعضی به جامه شیخ رسید - شیخ فارغ بود و هیچ متأثر نگشت - جمع در اضطراب آمدند و گفتند: "این اسرای باز کنیم -" و خواستند که حرکتی کنند - شیخ ما گفت: "آرام گیرید کسی کو مستوجب آتش بود، به خاکستر با اوقناعت کنند، بسیار شکر واجب آید -"

(محمد بن منور میهنی: أسرار التوحید)

فرہنگ

منجم	: نجومی -
بہ یک بار	: (بہ یک بارگی) لفظی مطلب ہے ایک ہی بار۔ مراد ہے سب کے سب نے یکبارگی
در زبان گرفته بودند:	(یہ بات) اُن کی زبان پرتھی -
همچنانکہ	: (ہم + چنان + کہ) جس طرح کہ، جیسا کہ -
پار :	پچھلے سال -
دست بہ روی فرود آورد:	ہاتھ چہرے پہ پھیرے -
بنشاندہ بود	: (نشاندن: بٹھانا) بٹھار کھاتھا -
آورا :	اُس کو -
فرومی شد	: (فروشدن: گزرنّا) گزر رہے تھے -
جمع :	گروہ -
مُتَصَوِّفہ	: صوفیہ، درویش
پارہ ای	: کچھ حصّہ، کچھ، تھوڑی سی -
فارغ :	مُطمئن، پُر سکون -
متاثر نگشت	: اثر نہ لیا -
این سرای باز کنیم:	ہم اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے - (مصدر: کندن)
مستوجب	: مستحق -

تمرین

- ۱۔ شیخ ابوسعید بہ مردمان چہ گفت ؟
 - ۲۔ خادمِ خاصِ شیخ ابوسعید در جوابِ سؤالِ شیخ چہ گفت ؟
 - ۳۔ شیخ بہ خواجہ عبد الکرم چہ گفت ؟
 - ۴۔ آیازنی دانستہ خاکستر بہ جامہٴ شیخ انداخت یا نادانستہ ؟
 - ۵۔ مندرجہ ذیل افعال کے صیغے اور ترجمہ لکھیے :
می گفتند۔ خواہیم گفت۔ خواست۔ می نوشتم۔ می گذرد۔
 - ۶۔ نادانستہ (نا+دانستہ) جیسے پانچ الفاظ اور ان کے معانی لکھیے :
 - ۷۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے :
- حضرت شیخ ابوسعید ابو الخیرؒ ایران کے عظیم صوفی اور نامور شاعر تھے۔ وہ بڑے صاحبِ دل آدمی تھے۔ لوگ دُور دُور سے اُن کی زیارت کے لیے آتے تھے۔ اُن کی خوبصورت باتیں لوگوں کو بہت متاثر کرتی تھیں۔ اُن کی فارسی رباعیاں آج بھی بہت مقبول ہیں۔

رُود کی سمرقندی

فارسی کا عظیم شاعر رود کی سمرقندی، چوتھی صدی ہجری میں سمرقند کے نواحی قصبے ”رودک“ میں پیدا ہوا۔ اسی نسبت سے اُسے رود کی سمرقندی کہا جاتا ہے۔ وہ ایک عالم و فاضل شخص اور ماہر موسیقار تھا۔ سامانی بادشاہوں کے دربار سے وابستہ رہا۔ وہ بینائی سے محروم تھا لیکن اس کے باوجود اس نے بڑی بھرپور عملی زندگی گزاری۔ اس کا انتقال ۳۲۹ھ / ۹۴۰ء میں ہوا۔

رُود کی، فارسی کا وہ پہلا خوش نصیب شاعر ہے جس کا دیوان محفوظ رہ گیا ہے۔ وہ قصیدہ، مثنوی، غزل اور مرثیہ جیسی اصنافِ سخن میں کامل مہارت رکھتا تھا۔ اُس کا کلام آسان اور پُر تاثیر ہے۔ انسانی جذبات و احساسات اور مناظرِ فطرت کے بیان میں اُسے غیر معمولی قدرت حاصل ہے۔ فکری اور فنی اعتبار سے اُس کا کلام بہت اعلیٰ پائے کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُسے ”استادِ شاعران“ اور ”سلطانِ شاعران“ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔



آی بُخارا شاد باش!

یادِ یارِ مهربان آید همی	بُویِ جُویِ "مُلیان" آید همی
زیرِ پایم پرنیان آید همی	ریگِ "آمو" و دُرشتی های او
خَنگِ مارا تا میان آید همی	آبِ "جیحون" از نشاطِ رُویِ دوست
بیرِ سُویت میهمان آید همی	آی بُخارا! شاد باش و شادزی
ماهِ سُویِ آسمان آید همی	میرِ ماه است و "بُخارا" آسمان
سَرُوِ سُویِ بُوستان آید همی	میرِ سَرُو است و بُخارا بُوستان

(رود کی سمرقندی)

فرہنگ

بُوی : خوشبو

جُوی : ندی

مُولیان: بخارا کے نزدیک ایک ندی

بخارا : ازبکستان کا ایک مشہور تاریخی شہر۔ جہاں امام بخاریؒ کا مزار ہے۔

ریگ : ریت

آمو : دریائے جیحون کا پرانا نام۔

درشتی : کھردرا پن / کھردری۔ سختی

پرنیان : ریشم

خنگ : سفید گھوڑا۔

زی : (زیستن: جینا، مضارع زید) جیو، فعل امر۔

تمرین

- ۱۔ سرایندهٔ این قصیدہ کسیت؟
- ۲۔ جُوی مُولیان در کجا است؟
- ۳۔ شاعر از کدام شہر ستایش کردہ است؟
- ۴۔ بُخارا در کدام کشور است؟
- ۵۔ رود کی درجہ سالی فوت کرد؟
- ۶۔ ”استعارہ“ کی تعریف لکھیے۔ آخری دو شعروں میں آنے والے استعاروں کی وضاحت کیجیے۔
- ۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔ مہربان۔ دُرشتی۔ شادمان۔ آسمان
- ۸۔ سبق میں استعمال ہونے والے مرکبِ توصیفی اور مرکبِ اضافی الگ کیجئے۔

ابوالفضل محمد بن حسین بیہقی

ابوالفضل بیہقی ۳۸۵ھ بمطابق ۹۶۳ء میں نیشاپور کے قصبے ”بیہق“ میں پیدا ہوئے۔ نیشاپور سے علوم و فنون کی تحصیل کی اور پھر سلطان محمود غزنوی کے دربار سے وابستہ ہوئے۔ ایک طویل عرصہ غزنوی سلاطین کی ملازمت میں رہے۔ بعد میں ملازمت چھوڑ دی اور باقی زندگی تصنیف و تالیف میں بسر کی۔

بیہقی کی شہرہ آفاق تصنیف ”تاریخ آل سبکتگین“ ہے، جسے ”تاریخ مسعودی“ یا ”تاریخ بیہقی“ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب، فارسی کی اہم ترین تاریخوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ ایک ضخیم کتاب تھی، مگر اس کا بہت سا حصہ ضائع ہو گیا ہے۔ جو حصہ باقی رہ گیا ہے وہ سلطان محمود غزنوی کے بیٹے سلطان مسعود غزنوی کے دور حکومت کے دس برسوں کے احوال پر مشتمل ہے۔ تقریباً ایک ہزار سال پہلے لکھی جانے والی یہ کتاب، فارسی نثر کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ اس کا اسلوب تحریر مجموعی طور پر سادہ، سلیس اور روان ہے۔ مصنف نے کہیں کہیں ادبی انداز نگارش بھی استعمال کیا ہے۔ ”تاریخ بیہقی“ میں بڑے فطری انداز میں واقعات کا بیان ملتا ہے جنہیں پڑھ کر وہ زمانہ آنکھوں کے سامنے مجسم ہو جاتا ہے۔ کتاب کو دلچسپ بنانے کے لیے افسانوی اور ڈرامائی انداز بھی اختیار کیا گیا ہے اور سبق آموز حکایات بھی دی گئی ہیں۔



امیر سبکتگین و آهویِ مادّه

امیر سبکتگین که بامن، شبی احوال و اسرارِ خویش باز می نمود: گفت: "پیشتر از آن که من به غزنین افتادم، يك روز بر نشستم نزدیکِ نمازِ دیگر، و به صحرا رفتم. يك آسب داشتم. سخت دَونده بود. چنانکه هر صیدی که پیش من آمدی، باز نرفتی. آهوئی دیدم مادّه و بچه باوی. آسب را برانگیختم. بچه از مادر جدا ماند. بگرفتمش. برزئین نهادم و باز گشتم.

روز نزدیکِ نمازِ شام رسیده بود. چون لختی براندم، آوازی به گوش من آمد. بازنگریستم. مادرِ بچه بود که بر اثرِ من می آمد و غریومی کرد. آسب برانیدم به طمع آن که مگروی نیز گرفته آید. بتاختم. چون باد، از پیش من برفت. باز گشتم. دوسه بار همچنین افتاد. این بیچاره می آمد و می نالید، تا نزدیکِ شهر رسیدم. مادرش نالان نالان می آمد. دلم سوخت. با خود گفتم: "از این آهو بچه چه خواهد آمد؟ برای مادرِ مهربان رحمت باید کرد!"

بچه را به صحرا انداختم. سوی مادرِ بد وید و هر دو غریو کردند و رفتند سویی دشت. من به خانه رسیدم. شب تاریک شده بود. آسبم بی جو بمانده. سخت تنگ دل شدم. چون غمناکی درو ثاق بهخفتم. به خواب دیدم پیر مردی را که مرا می گفت: "یا سبکتگین! بدانکه آن بخشایش که بر آن آهوئی مادّه کردی و آن بچه کک بدو دادی، ماشهری را که آن را غزنین گویند، به تو و فرزندان تو بخشیدیم. من رسولِ آفریدگارم!"

من بیدار شدم و قوی دل گشتم و همیشه از این خواب همی اندیشیدم و اینک بدین درجه رسیدم.

(تاریخ بیهقی)

فرہنگ

- بازمی نمود : (باز نمودن: بیان کرنا۔ فعل ماضی استمراری) وہ بیان کر رہا تھا۔
- برنشستم : (بر(اسب) نشستہ، میں گھوڑے پر سوار ہوا۔
- بہ غزنین افتادم : غزنی آنے کا اتفاق ہوا۔
- نمازِ دیگر : نمازِ عصر۔
- سخت دَوَندہ : تیز رفتار (دویدن مصدر، (دوڑ) دو+ندہ: اسم فاعل)
- صید : شکار۔
- آمدی : می آمد: آتا تھا، قدیم نثر میں ماضی استمراری اس طرح ہوتی تھی۔ (آمد+ی)
- باز نرفتی : باز نمی رفت: واپس نہیں جاتا تھا۔
- برانگیختہ : (برانگیختن: بھڑکانا) میں نے دوڑایا، فعل ماضی مطلق۔
- بگرفتہ : (بہ+گرفت+م+ش) میں نے اُس کو پکڑ لیا۔ فعل ماضی مطلق۔ ”بہ“ کا کوئی مطلب نہیں ہے۔
- بر اثرِ من : میرے پیچھے پیچھے۔
- غریومی کرد : باضی استمراری، وہ غزا رہی تھی، وہ آہ و فریاد کر رہی تھی۔
- برگردانیدم : (برگردنیدن: لوٹانا، موڑنا) میں نے واپس موڑا۔ فعل ماضی مطلق۔
- گرفته آید : پکڑی جائے۔
- بتا ختم : (تاختن: حملہ کرنا، پیچھا کرنا) میں نے حملہ کیا۔ فعل ماضی مطلق۔ ”بہ“ کا کوئی مطلب نہیں ہے۔
- همچین افتاد : همچین اتفاق افتاد: اسی طرح اتفاق ہوا۔
- نالان نالان : (نالیدن: رونا..... نال+ان) روتی روتی۔
- دلم سُوخت : میرا دل پسیجا، مجھے رحم آیا۔
- آہویرہ : ہرنی کا بچہ۔
- رحمت باید کرد : رحم کرنا چاہیے۔
- تنگدل : افسردہ، آزرده، دل گرفتہ۔
- وثاق : کُتیا، گمر
- پیر مردی : ایک بوڑھا آدمی۔
- بچک : (بچہ+ک) بچہ، کوچک، چھوٹا بچہ۔
- آفرید گار : پیدا کرنے والا، خدا۔

تمرین

۱- امیر سبکتگین به کجارت رفت؟

۲- امیر سبکتگین در صحرا چه کرد؟

۳- وقتی بیچہ آہورا گرفت، مادرش چه کرد؟

۴- چرا بیچہ رارہا کرد؟

۵- امیر سبکتگین چہ کسی رادر خواب دیدہ بود؟

۶- "آمدن" اور "رفتن" سے ماضی مطلق کی گردان کیجیے۔

۷- نشستند، دیدید، راندیم، گفتم، کرد کو جملوں میں استعمال کریں۔

۸- مندرجہ ذیل جملوں کا فارسی ترجمہ کیجیے۔

۱- وہ گھوڑے پر سوار ہوا۔

۲- میں نے ایک ہرنی دیکھی۔

۳- ایک آواز میرے کان میں پڑی۔

۴- اُس کی ماں میرے پیچھے پیچھے آرہی تھی۔

۵- میں صبح سات بجے بیدار ہوا۔

☆☆☆

۱۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۲۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۲۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۳۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۳۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۴۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۴۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۵۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۵۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۶۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۶۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۷۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۷۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۸۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۸۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۹۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۹۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۰۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۰۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۱۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۱۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۲۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۲۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۳۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۳۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۴۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۴۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۵۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۵۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۶۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۶۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۷۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۷۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۸۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۸۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۱۹۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۱۹۔	امیر سبکتگین کی ولایت
۲۰۔	امیر سبکتگین کی ولایت	۲۰۔	امیر سبکتگین کی ولایت

فردوسی طوسی

فارسی کے عظیم شاعر ابو القاسم فردوسی، چوتھی صدی ہجری میں ایران کے مردم خیز قصبے طوس میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنی شہرہ آفاق مثنوی ”شاهنامہ“ کی بدولت زندہ جاوید ہیں۔ یہ مثنوی سلطان محمود غزنوی کے عہد (۵۳۸۷-۵۴۲۱) میں مکمل ہوئی۔ فارسی ادب کی تاریخ میں یہ زمانہ ”عصر فردوسی“ کے نام سے مشہور ہے۔ فردوسی نے ”۵۴۱۱ بمطابق ۱۰۲۵ء میں وفات پائی اور اپنے آبائی قصبے طوس میں دفن ہوئے۔

شاهنامہ ساٹھ ہزار اشعار پر مشتمل ایک طویل مثنوی ہے۔ یہ ایران کی منظوم سیاسی اور معاشرتی تاریخ ہے۔ اس کا پہلا حصہ داستانی عناصر پر مشتمل ہے، دوسرے حصے میں نیم تاریخی واقعات اور تیسرے حصے میں تاریخی حقائق بیان کیے گئے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر ایک ایسی مثنوی ہے جس میں جنگ و جدل کی داستانیں منظوم کی گئی ہیں لیکن اس میں جابجا ایسے اشعار بھی ملتے ہیں جن کا موضوع ادب و اخلاق ہے۔ اس اعتبار سے شاهنامہ کی اہمیت دو چند ہو گئی ہے۔

فردوسی کا کلام سلاست اور فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ ہزار سال گزر جانے کے باوجود، شاهنامہ کی زبان موجودہ زمانے کی زبان معلوم ہوتی ہے۔ خوبصورت تشبیہات و استعارات اور دلنشین کنایات نے شاهنامہ کو کافی مرتبہ بہت بلند کر دیا ہے۔ قصہ گوئی اور داستان نویسی کے لیے جو ڈرامائی اسلوب بیان ضروری ہوتا ہے، فردوسی نے اسے بھی ملحوظ رکھا ہے۔ ان خصوصیات نے شاهنامہ کو ایک عالمی ادبی شاہکار بنا دیا ہے اور دنیا کی بہت سی زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔



دانا و نادان

سُخَن چون برابر شود با خرد روان سَراینده را مَش بِرَد

تو چند آنکه باشی سخنگوی باش خرد مند باش و جهانجوی باش

نگر تا چه کاری، همان بدروی سخن هر چه گویی، همان بشنوی

دُرُشتی ز کس نشنوی، نرم گوی سخن تا توانی به آرم گوی

چو با مرد دانات باشد نشست زبردست گردد سِرِ زبردست

ز گفتار دانا توانا شوی بگویی از آن سان کز و بشنوی

ز نادان بنالد دلِ سنگ و کوه ازیرا ندارد دبرِ کس شکوه

(شاهنامه فردوسی)

فرہنگ

- روان : رُوح
 سراینده : (سرای + ندہ) کہنے والا۔
 رامش : اطمینان و سکون۔
 جہانجوی : (جہان + جوی) دنیا کو تسخیر کرنے والا۔ دُنیا کو طلب کرنے والا۔
 کاری : (کاشتن: ہونا، مضارع: کاژد) تو ہوتا ہے ابوئے گا۔
 بدروی : (دروہن: فصل کاٹنا، مضارع: درود) تو کاٹتا ہے اکاٹھے گا۔
 دُرشتی : سختی۔ کھردرا پن۔
 آزرَم : نرمی، شرم و حیا۔
 ازیرا : (از + این + را) اس لیے۔
 برکس : کسی کے ہاں، کسی کے نزدیک۔
 شکوہ : شان و شوکت۔

تمرین

- ۱۔ چون سخن با خرد برابر شود چه می شود؟
- ۲۔ فردوسی سخنگو را چه توجیہ کردہ است؟
- ۳۔ آدم از گفتارِ دانا چه می شود؟
- ۴۔ دل سنگ و کوہ از چه کسی می نالد؟
- ۵۔ مرگب اضافی اور مرگب توصیفی الگ الگ لکھیے:
- روانِ سراینده۔ مردِ دانا۔ گفتارِ دانا۔ سرزیر دست۔ دل سنگ و کوہ۔
- ۶۔ سخن گو (سخن + گو) اور خرد مند (خرد + مند) جیسے پانچ پانچ الفاظ لکھیے۔
- ۷۔ ”دانا و نادان“ کے اشعار میں آنے والے افعالِ امر لکھیے۔

عنصر المعالی کیکاؤس

امیر عنصر المعالی کیکاؤس بن اسکندر بن قابوس ۴۱۲ ہجری بمطابق ۱۰۲۶ء میں ایران کے مشہور زیاری خاندان میں پیدا ہوئے۔ چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں گرگان، گیلان اور طبرستان کے علاقوں میں اس خاندان کی حکومت تھی۔ عنصر المعالی نے مروجہ علم و فنون میں مہارت حاصل کی۔ ۴۷۵ء میں انھوں نے اپنے بیٹے گیلان شاہ کی تربیت کے لیے ”نصیحت نامہ“ کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کو عرف عام میں ”قابوس نامہ“ کہا جاتا ہے۔ عنصر المعالی کا سال وفات معلوم نہیں، البتہ یہ طے ہے کہ وہ ۴۷۵ء تک ضرور زندہ تھے۔

یہ کتاب ایک دیباچے اور چالیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں راہنما اصول بیان کیے گئے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں اپنی زندگی کے رنگارنگ تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ پیش کر دیا ہے۔ اُن کا لب و لہجہ اتنا پر خلوص، سادہ اور درد مندانه ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔

قابوس نامہ پانچویں صدی ہجری کی فارسی نثر کا بہترین نمونہ ہے۔ اس کا اسلوب نگارش سادہ، سلیس، اور دلچسپ ہے۔ اہم حکایات اور اپنی زندگی کے مختلف واقعات کی مدد سے مصنف نے خودی، خود داری، قناعت، حُسنِ اخلاقی اور دیانتداری کا درس دیا ہے۔ ”قابوس نامہ“ میں اپنے عہد کی ثقافت کی جھلکیاں بھی ملتی ہیں۔ دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

☆☆☆

پند های قابوس نامه

بدان ای پسر که مردم بی هنر دائم بی سود بود، چون مَغیلان که تن دارد و سایه ندارد، نه خود را سود کنند و نه غیر را. بدان که از همه هنرها بهترین، سخن گفتن است. جهد کن تا سخن برجای گویی. سخن نا پرسیده مگوی و از گفتار خیره پرهیز کن، چون باز پرسند، جز راست مگوی. و تا نخواهند، کس را نصیحت مگوی و پند مده. از یار بد اندیش و بد آموز بگریز. تا بتوانی، نیکی از کس دریغ مدار که نیکی یک روز بر دهد. به فضل و هنر خویش غره مباش و پندار که تو همه چیزی بدانستی.

بدان ای پسر که مرد مان تازنده باشند، ناگزیر باشند از دوستان. دوست نیک، گنجی بزرگ است. چون دوست نوگیری، پشت با دوستان کهن مکن. هر که از دوستان نیندیشد، دوستان نیز از او نیندیشند. با مرد مان دوستی میانه دار. بر دوستان به امید، دل مَبند که من دوستان بسیار دارم. دوست خاصه خویش، خود باش. دوستی که بی جرم، دل از تو بردارد، به باز آوردن او مشغول مباش. و نیز از دوستی طامع دور باش که دوستی او باتو، به طمع باشد نه به حقیقت.

بدان ای پسر که من پیر شدم و ضعیفی و بی نیرویی بر من چیره شد. من نام خویش را در دایره گزشتگان یافتم. اگر تواز گفتار من بهره نیکی نجویی، جویندگان دیگر باشند که شنودن و کار بستن نیکی غنیمت دارند. اگر چه سرشت روزگار بر آن است که هیچ پسر، پند پدر خویش را کار بند نباشد، چه آتشی در دل جوانان است، از روی غفلت، دانش خویش برتر از دانش پیران بینند. اگر چه این سخن مرا معلوم بود. مهر پدری مرا نگذاشت که خاموش باشم.

فرہنگ

مُغیلان :	خاردار جھاڑی۔
سُود :	فائدہ۔
برجای :	اپنے مقام پر، مناسب، صحیح
خیرہ :	فضول، بیہودہ
بداندیش :	(اندیشیدن: سوچنا..... اندیشہ مضارع اندیش: امر..... بد + اندیش) برا سوچنے والا -
بد آموز :	آموختن: سیکھنا/ سکھانا، آموزد مضارع آموز: امر + آموز -
غَرہ :	مغرور
ناگزیر :	جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔
میانہ :	مُعتدل، متوازن۔
بی نیرویی :	بے طاقتی، کمزوری
چیرہ :	غالب۔
گزشتگان :	(گذشتہ کی جمع) گزرے ہوئے لوگ، مرحومین۔
بہرہ نیکی نجویی :	(بہرہ جُستن: حصہ لینا، فائدہ اٹھانا) تو صحیح فائدہ نہ اٹھائے۔
جُویندگان :	(جُستن: ڈھونڈنا۔ جوید مضارع۔ جوی امر، جوی + ندہ: ڈھونڈنے والا) جویندہ کی جمع، ڈھونڈنے والے لوگ -
سرشت :	فطرت، روش، معمول۔

تمرین

- ۱۔ بہترین ہنرہاچسبیت ؟
- ۲۔ دوست نیک چہ اہمیتی دارد؟
- ۳۔ چرا باید از دوست طامع دُور باشیم؟
- ۴۔ چرا نویسنده نام خویش را در دایرہ گزشتگان می یابد؟
- ۵۔ چرا جوانان، دانش خویش را برتر می دانند؟
- ۶۔ سبق میں استعمال ہونے والے افعالِ امر و نہی الگ الگ لکھیے۔
- ۷۔ واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنائیے:
- پسر۔ سخن۔ مردمان۔ دوستان۔ پیر۔ گذشتگان۔ جُویندگان۔
- ۸۔ مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور ان کے معانی لکھیے: دارد۔ پُرسند۔ مپندار۔ مَبند۔ یافتم

فُرود گاه

رُوزِ شنبه بُود۔ آقايِ حميد و اعضايِ خانواده اش، بعد از ناهار، در اتاقِ پذيرائي داشتند با هم صحبت مي کردند۔ يکدفعه زنگِ تلفن به صدا درآمد۔ سعيد فوري، گوشي را برداشت و از اتاقِ مُجاوَر صدا کرد:

”پدر جان، پدر جان! عمو جان شما رامي خواهند۔“

آقايِ حميد: ”آلو، آلو..... من حميد هستم۔ بلي، بلي، صدایِ شما مي رسد۔ کجائيد؟ از لندن کي آمديد؟ مطمئن باشيد۔ ماسرِ وقت به فرود گاه مي رسيم۔“

همينکه به اتاقِ پذيرائي برگشت، خانمِش پُرسيد: ”مجيد وزن و بچه هايش چطور اند؟“

آقايِ حميد: ”اِنْ شاء الله فردا شب خود تان آنها رامي بينيد!“

خانمِ حميد: ”چطور؟ آنها که در لندن هستند؟“

آقايِ حميد: ”اما از يکشنبه گذشته در کراچي هستند و فردا اينجامي ايند۔“ رُوزِ بعد، آقايِ حميد با خانواده اش به فُرود گاهِ بين المللي لاهور رسيد۔

آقايِ حميد: (خطاب به مأمورِ اطلاعات) ”ببخشيد آقا، پروازِ شماره ۳۰۱ سرِ وقت است يا تاخير دارد؟“

مأمورِ اطلاعات: ”سرِ وقت است، آقا جان! اصلاً تاخير ندارد۔“

آقايِ حميد: ”آقا خيلي مُتشکرم!“

فرود گاه خيلي شلوغ بود۔ خانواده آقايِ حميد به بالکن رفتند۔ دُرست ساعتِ پنج بعد از ظهر، هوا پيمايِ شرکت هوا پيمائيِ پاکستان رُويِ باندِ فرود گاه فرود آمد و با سرعتِ زياد، ميثل ماشينِ بُزرگي شروع به راندن کرد۔ يَواش يَواش از سُرعتش کاسته شد۔ همينکه مُتَوَقَف گرديد، فوري نرد بانِ مُتَحَرک را بادرِ آن واصل کردند و مسافران شروع کردند به پياده شدن۔ بالاخره آقايِ مجيد وزن و بچه هايش هم بيرون آمدند۔

آقايِ حميد: (در حالي که آقايِ مجيد رابه آغوش گرفته است) ”سلام برادرِ عزيزم! خيلي خوش آمديد۔ چشم ماروشن۔“

خانمِ مجيد: ”سلام برادر جان! زن دا داش جان شما چطوريد؟“

خانمِ حميد: ”خدارا شکر، خويّم۔ شما خوب هستيد؟ مسافرتِ شما خوش گزشت؟“

آقايِ حميد: ”بفرماييد راه بيّفتيم۔ بايد هرچه زود تر برسيم منزل۔ آخر خسته هستيد!“ (رُوي به سعيد)

سعيد جان! طبق قرار، شما با نويد، با تا کسی بيايد۔“

سعيد: ”چشم، بابا جان۔ خيالِ تان راحت باشد!“

فرہنگ

اعضا	:	(عُضُو کی جمع) ارکان، افراد۔
خانوادہ	:	خاندان۔
ناہار	:	دوپہر کا کھانا
اتاق پذیرایی	:	ڈرائنگ روم۔
یکدفعہ	:	(یک + دفعہ) اچانک
زنگ	:	گھنٹی
تَلْفُن	:	ٹیلی فون۔ مفرس لفظ ہے۔
گوشی	:	ریسیور۔
اتاقِ مُجاوِر	:	بغلی کمرہ، ساتھ والا کمرہ۔
آلو	:	ہیلو! مفرس (فارسی بنایا گیا) لفظ ہے۔
فرود گاہ	:	ائیر پورٹ
ہمینکہ	:	(ہمین + کہ) جُونہی۔
بین المللی	:	بین الاقوامی، انٹرنیشنل۔
مامورِ اطلاعات	:	انکوائری آفیسر۔
پرواز	:	فلائٹ
شلوغ	:	ہجوم، بھیڑ
بالکن	:	بالکونی (مفرس لفظ ہے)
ہوا پیم	:	طیارہ، ہوائی جہاز
شرکتِ ہوا پیمایی	:	ہوائی جہازوں کی کمپنی
باند	:	رَن وے (مفرس لفظ ہے)
یَواشِ یَواش	:	آہستہ آہستہ۔
از سُرعتش کا ستہ شد:	:	اُس کی رفتار میں کمی آگئی۔
مُتَوَقَّف	:	ساکن، ٹھہرا ہوا۔
نردبان	:	سیڑھی۔
رَصل کردند	:	انہوں نے ملادی، ساتھ لگادی۔
اداش	:	بھیا۔

زنِ داداش :	بہابھی۔
ہرچہ زودتر :	جتنا جلد ممکن ہو۔
طَبَقِ قرار :	پروگرام کے مطابق۔
ٹاکسی :	ٹیکسی (مُفَرَّس لفظ ہے)
خیالتان راحت باشد:	آپ مطمئن رہیے!

تمرین

- ۱۔ آقای حمید و خانواده اش در کجا نشستہ بُوند؟
- ۲۔ کوِ گوشی را برداشت؟
- ۳۔ وقتی ہوا پیمایستاد، چہ چیزی را بہ آن وصل کردند؟
- ۴۔ آیا ہوا پیمای تأخیری داشت؟
- ۵۔ چرا سعید و نوید باتا کسی برگشتند؟
- ۶۔ غیر ملکی زبانوں کے وہ الفاظ جو معمولی تبدیلی سے فارسی میں استعمال کر لیے جاتے ہیں، ”مُفَرَّس“ الفاظ کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں آنے والے مُفَرَّس الفاظ الگ لکھیے۔
- ۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:
أتاق پذیرائی۔ خیلی مُتَشْگرم۔ بیخشنید۔ چشم۔ خیالتان راحت باشد۔
- ۸۔ ضمائر متصل کو مُنفصل میں تبدیلی کیجیے:
خانوادہ اش۔ خانمش۔ خود تان۔ خیالتان۔



ناصر خسرو

حکیم ابو نعین ناصر بن حارث ایک عظیم فارسی شاعر اور ادیب تھے۔ وہ ۳۹۳ھ/۱۰۰۳ء میں بلخ کے نواحی قصبے قبادیان میں پیدا ہوئے اور بلخ میں مروجہ علوم کی تحصیل کی۔ وہ غزنوی حکومت میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ بعد میں وہ چغری بیگ کے دربار سے بھی وابستہ رہے۔ چالیس برس کی عمر میں انہوں نے سرکاری ملازمت چھوڑ دی اور چار بار حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ انہوں نے عالم اسلام کی سیاحت کی اور پھر اسماعیلی عقائد و نظریات کے پرچار کے لئے بلخ اور بدخشاں میں مقیم ہو گئے۔ ۴۸۱ھ/۱۰۸۸ء میں انہوں نے بدخشاں میں وفات پائی۔

وہ ایک بلند پایہ ادیب اور قادر الکلام شاعر تھے۔ اُن کا دیوان تقریباً بارہ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ”روشنایی نامہ“ اور ”سعادت نامہ“ کے نام سے دو اخلاقی مثنویاں بھی ان کے نام سے منسوب ہیں۔ اُن کی نثری تخلیقات میں ”زاد المسافرین“، ”جامع الحکمتین“، ”وجہ دین“ اور ”سفر نامہ“ بہت معروف ہیں۔

اُن کی شاعری کا بنیادی موضوع اخلاقی و حکمت اور ہندو موعظمت ہے۔ اُن کی زبان سادہ، روان اور پختہ ہے۔ اُنہوں نے بڑے خوبصورت انداز میں اخلاقی موضوعات بیان کیے ہیں۔ اُن کا اسلوب بہت زور دار اور اثر انگیز ہے۔



از ماست که بر ماست

رُوزی، ز سرِ سنگ، عُقابِی به هوا خاست
 بر راستیِ بالِ نَظَرِ کرد و چُنین گفت
 براوجِ چو پروازِ گَنَم از نَظَرِ تیز
 گر بر سرِ خاشاکِ یکی پَشَه بِجَنَبَد
 ناگه ز کَمینگاهِ یکی سخت کمانی
 بر خاکِ پِیفتاد و بغلتید چوماهی
 زی تیرنگه کرد پرِ خویش بر او دید

و اندر طَلَبِ طَعْمِه، پروبالِ بیاراست
 "امروز همه رُویِ زمین زیرِ پرِ ماست
 می بینم اگر ذره ای اندر ته دریاست
 جُنَیْدَنِ آن پَشَه عیان در نَظَرِ ماست"
 تیری ز قِضایِ بدی بگشاد بر اوراست
 وانگاه پرِ خویش گشاد از چپ و از راست
 گفتا: "ز که نالیم که از ماست که بر ماست"

(حکیم ناصر خسرو)

فرہنگ

طعمہ	:	خوراک ، غذا
پیشہ	:	مچھر۔
ماہی	:	مچھلی۔
زی	:	(سوی) کی طرف
ازماست کہ برماست:		جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

تمرین

- ۱۔ عقاب در جستجوی چه چیز پرواز کرد؟
- ۲۔ چون به شهرش نگاه کرد چه گفت؟
- ۳۔ تیر انداز سخت کمائی چه کرد؟
- ۴۔ وقتی عقاب تیر خورد، چه شد؟
- ۵۔ عقاب هنگام مرگ چه گفت؟
- ۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ جملوں میں استعمال کیجیے:
روزی۔ پروبال۔ می بینم۔ پرواز۔ عیان
- ۷۔ تشبیہ کیا ہوتی ہے؟ اس سبق میں دی جانے والی تشبیہ کی وضاحت کیجیے۔
- ۸۔ مندرجہ ذیل افعال کو منفی بھی بنائیے اور سوالیہ بھی:
خاست۔ گفت۔ بیفتاد۔ بگشاد۔ نالیم۔

☆☆☆

شیخ فرید الدین عطار نیشاپوریؒ

شیخ فرید الدین عطار ۵۴۰ ہجری ۱۱۱۶ء میں ایران کے مشہور شہر نیشاپور کے ایک نواحی گاؤں ”کدکن“ میں پیدا ہوئے۔ مروجہ علوم کی تحصیل کے بعد وہ اپنے آبائی پیشے طبابت میں مشغول ہو گئے۔ انہیں بچپن ہی سے تصوف اور صوفیاء سے دلچسپی تھی اور وہ شعر و سخن کی خداداد صلاحیت بھی رکھتے تھے۔ آخر وہ حلقہٴ صوفیاء میں بھی شمع انجمن بن گئے اور شعر ادب میں بھی انتہائی ممتاز مقام پر فائز ہوئے۔ ایران پر تاتاریوں کے حملے کے دوران ۱۲۳۰/۱۲۱۸ء میں اُن کی شہادت ہوئی۔ اُن کا مقبرہ نیشاپور میں ہے۔

شیخ فرید الدین عطار فارسی کے عظیم صوفی شاعر ہیں۔ ان کی صوفیانہ مثنویاں آج بھی محبت و عقیدت سے پڑھی جاتی ہیں۔ اُن کی ایک عارفانہ مثنوی ”منطق الطیر“ کو بہت مقبولیت نصیب ہوئی۔ غزل میں بھی اُن کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ وہ فارسی شاعری میں عرفانی موضوعات متعارف کرانے والے ابتدائی شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ مولانا جلال الدین رومیؒ جیسے عظیم مفکر اور صوفی شاعر نے انہیں اپنا پیشرو تسلیم کیا ہے۔

فارسی رباعی کی تاریخ میں بھی عطار کا نام بہت نمایاں ہے۔ وہ پہلے فارسی شاعر ہیں جنہوں نے اپنی رباعیوں کا ایک جداگانہ دیوان مرتب کیا، جس کا نام ”مختار نامہ“ ہے۔ تعداد میں کثرت کے علاوہ ان رباعیوں کا فکری و فنی معیار بھی بہت بلند ہے۔

شیخ فرید الدین عطار کی واحد نثری تخلیق کا نام ”تذکرۃ الاولیاء“ ہے۔ اس میں مختلف اولیائے کرام کے حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ تذکرۃ الاولیاء کی نثر بہت سلیس، شستہ اور رواں ہے۔ بعد میں آنے والے اکثر و بیشتر تذکرہ نگاروں نے اس اہم کتاب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب کے دلکش اسلوب نگارش سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ عطار عظیم شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب نثر نگار بھی تھے۔

رابعه عَدَوِيَّة (بصريَّة)

آن شب که رابعه در وجود آمد، در خانه پدرش چندان نجابه نبود که او را در آن پیچند، و قطره ای روغن نبود و چراغ نبود. پدر او راسه دختر بود، رابعه چهارم بود. از آن، رابعه گویند.

چون رابعه بزرگ شد، پدر و مادرش بمردند. و در بصره قحطی عظیم پیدا شد، و خواهران مُتَفَرِّق شدند. و رابعه به دست ظالمی افتاد. او را به چند درم بفروخت. آن خواجه، او را به رنج و مشقت، کاری فرمود. روزی بیفتاد و دستش بشکست. زوی بر خاک نهاد و گفت: "الهی! غریم و بی مادر و پدر، واسیرم و دست شکسته. مرا از این همه هیچ غم نیست، اِلَّا رضایِ تومی باید."

پس رابعه به خانه رفت و دایم روزه داشتی و همه شب نماز کردی و تابه روز بر پای بودی. شی، خواجه از خواب در آمد. آوازی شنید. نگاه کرد. رابعه را دید در سجده، که می گفت: "الهی! تومی دانی که هوایِ دلِ من در موافقت فرمانِ تو است، و روشنایی چشم من در خدمت در گاه تو. اگر کار به دست من آستی، يك ساعت از خدمتِ نیا سود می. اما تو مرا زیر دستِ مخلوق کرده ای. به خدمت تو، از آن دیر می آیم."

خواجه نگاه کرد. قندیلی دید بالای سر رابعه آویخته، مُعَلَّق بی سلسله ای، و همه خانه نور گرفته. بر خاست و با خود گفت: "اُورا به بندگی نتوان داشت!" پس رابعه را گفت: "تورا آزاد کردم. اگر اینجا باشی، ما همه خدمت تو کنیم، و اگر نمی خواهی، هر جا که خاطرِ تو است، می روا." رابعه دستورِ خواست و برفت و به عبادت مشغول شد.

(تذکره الاولیای عطار)

فرہنگ

چندان	:	اتنا، اس قدر۔
جامہ	:	کپڑا۔
پیچند	:	(مصدر: پیچیدن: لپیٹنا) مضارع، لپیٹیں۔
از آن	:	اس وجہ سے، اس لیے۔
مُتَفَرِّق	:	جُدا، الگ الگ۔
خواجہ	:	آقا، مالک۔
کاری فرمود	:	(مصدر: کارفرمودن: کام پر لگانا) ماضی استمراری، کام پر لگائے رکھتا تھا۔
نمازی کردی	:	نمازی کرد، وہ نماز پڑھتی تھیں۔
برپای بودی	:	وہ حالت قیام میں رہتیں۔ (برپا بودن: پیروں پر کھڑے رہنا)
ہوا	:	خواہش، جدید فارسی میں موسم اور فضا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
نیاسودمی	:	(نہ+آسودم+ی) نمی آسودم، میں آرام نہ کرتی، نہ رکتی۔
مُعَلَّق	:	لٹکا ہوا۔
دیر آمدن	:	بدیر آمدن، دیر سے آنا۔
سلسلہ	:	زنجیر
دستور	:	حکم، اجازت، قانون۔ جدید فارسی میں گرامر کو ”دستورِ زبان“ کہتے ہیں۔

تمرین

- ۱۔ درشی کہ رابعہ بہ دُنیا آمد، وضع خانہ پدرش چطور بود؟
- ۲۔ علت تسمیہ رابعہ چہ بود؟
- ۳۔ وقتی خواجہ از خواب بیدار شد، چہ دید؟
- ۴۔ خواجہ بہ رابعہ چہ گفت؟
- ۵۔ این درس نوشتہ کیست؟
- ۶۔ مندرجہ ذیل ضمائر میں سے متصل اور منفصل جدا کیجیے۔ اور ان کے معانی لکھیے:
پدرش۔ غریبم۔ رضای تو۔ دل من۔ خدمت۔
- ۷۔ تیسرے پیراگراف میں ”داشتی“، ”کردی“ اور ”بودی“ کن معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔
- ۸۔ مندرجہ ذیل حروف کے معانی لکھیے اور انہیں آسان جملوں میں استعمال کیجیے:
در۔ را۔ از۔ با۔ بہ۔



سُلطان قُطْبُ الدِّین اَیْبک

سُلطان قُطْبُ الدِّین اَیْبک مثل محمد بن قاسم و سُلطان محمود غزنوی و سُلطان شهاب الدِّین غوری از بنیانگذاران معنوی پاکستان است. اوه قرنهای پیش، در سال ۱۸۶۰/۱۸۶۱ء در لاهور فوت کرد. مزار وی در کنار بازار معروف لاهور به نام "انار کلی" قرار داد.

سُلطان قُطْبُ الدِّین اَیْبک موسس خانواده غلامان و سلطنت لاهور بود. وی غلام امام فخر الدِّین ابوحنیفه ثانی بود که در نیشاپور زندگی می کرد. قُطْبُ الدِّین علوم متداوله و فنون نظامی را آموخته بود. به قرائت قرآن علاقه زیادی داشت و به لقب "قرآن خوان" معروف شده بود.

سُلطان شهاب الدِّین غوری وی را پسر خوانده خود قرار داده بود. غوری در سال ۱۸۱۱/۱۸۱۲ء شهید شد. بعد از شهادت وی، سُلطان قُطْبُ الدِّین اَیْبک در لاهور سریر آرای سلطنت گردید و قرآن و سنت را دستور اساسی کشورش قرار داد و با عدل و داد فرمانروائی کرد.

ایبک از سلاطین با شجاعت و کرم بود. در سخاوت نظیری نداشت. کمترین بخشش او صد هزار روپیه بود. به همین علت مردم او را "لک بخش" یعنی "بخشنده صد هزار" می گفتند.

"قُطْبُ مینار" دهلی بنا کرده وی است. او مؤسس مسجد "قُبَّةُ الاسلام" نیز بوده است. معاصر باخواجه معین الدِّین چشتی و خواجه قُطْبُ الدِّین بختیار کاکی بود و با آنها ارادت تمام داشت.

چوگان بازی را خیلی دوست می داشت. در حال بازی از اسب به زمین افتاد و بر اثر آن فوت کرد. داماد سُلطان شمس الدِّین التتمش مقبره ای برآمد فنش احداث گردانیده بود که

در سالهای اخیر باز سازی شده است.

(پروفسور دکتر آفتاب اصغر)

فرہنگ

بنیا نگرار	:	(بنیان گزاشتن: بنیاد رکھنا..... اسم فاعل) بانی۔
قرنہا	:	(قرن کی جمع) صدیوں۔
مؤسس	:	بانی۔
علومِ متداولہ	:	مروجہ علوم۔
نظامی	:	فوجی۔
پسر خواندہ	:	منہ بولا بیٹا۔
دستورِ اساسی	:	بنیادی قانون، آئین۔
احداثِ گردائیدہ بود	:	اُس نے تعمیر کرایا تھا۔
باز سازی شدہ است	:	اُس کی تعمیر نو ہوئی ہے۔

تمرین

- ۱۔ ایبک غلام کوہ بود؟
- ۲۔ علت فوت کردن وی چه بود؟
- ۳۔ وی کدام شهر را پاتختِ خود قرار داده بود؟
- ۴۔ مزارِ سلطان قطب الدین ایبک کجاست؟
- ۵۔ مقبرہ وی را کہ احداث کرد؟
- ۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف اہم معنی الفاظ لکھیے
مؤسس۔ معروف۔ مزار۔ سلطان۔ علت۔
- ۷۔ نیچے دیے گئے الفاظ پر اعراب (زیر، زیر، پیش) لگائیے۔
معنوی۔ متداولہ۔ قرنہا۔ فنون۔ احداث۔
- ۸۔ خالی جگہیں پُر کیجیے:
۱۔ غوری در سال شہید شد۔
۲۔ ایبک در لاہور سریر سلطنت گردید۔
۳۔ ایبک از سلاطین شجاعت و کرم بود۔
۴۔ قطب مینار دہلی بنا کردہ
۵۔ چوگان بازی را خیلی دوست۔

مولانا جلال الدین رومیؒ

مولانا جلال الدین رومیؒ با مریدان مثلِ دوستانِ همدل می زیست۔ تواضع فوق العادہ و حُسنِ خلقی وی، برای وی دُستان و ستایشگران بسیار فراهم آورده بود۔ عادت به پیشی جُستن در سلام راتا به حدی رعایت می کرد کہ وقتی از گوی و بازار می گذشت، هرزنی و هر کود کی و حتی هر فقیری هم کہ با او رو به رومی افتاد وی در سلام براو پیشی می گرفت۔ حتی بانصارای شهر نیز مثلِ مُسلمانان سُلوک می کرد۔

مولانا، صُحبت با فقْرائِ اصحابِ رابیش از هر چیز دوست می داشت و آن را بر صُحبت با اکابرِ شهر ترجیح می داد۔ شفقّت او شاملِ حیوانات هم می شد و یاران را از آزارِ جانوران مانع می آمد۔ به یاران تعلیم می داد کہ جوانمرد از رنجاندنِ کس نمی رنجد و کسی را نمی رنجاند۔ در گذر از گویی، یک روز دو تن را در حالِ نزاع دید۔ یکی به دیگری پر خاش می کرد کہ: "اگر یکی به من گویی، هزار بشنوی" مولانا رو به آن دیگری کرد و گفت: "هر چه خواهی به من گوی کہ اگر هزار گویی یکی هم نشنوی"۔

زندگی وی با قناعت و گاه با قرض می گذشت، اما از این فقرِ اختیاری هیچ گونه ناخرسندی نشان نمی داد۔ سادہ، بی تجمّل و عاری از رُوی وریا بود۔ با اهلِ خانہ دُستانه می زیست۔ لباس و غذا و اسبابِ خانہ اش سادہ بود۔ غذایِ او غالباً از نان و ماست یا ما حَضری مُحَقَّر تجاوز نمی کرد۔ از زندگی فقط به قدرِ ضرورت تَمَتّع می بُرد۔

با آنکہ در بینِ دُستان و مریدان می زیست، از آنها فاصله داشت۔ از ہمۀ آنها جُدا بود۔ در آخرین بیماری۔ در لحظہ هایی کہ اندک مایہ بهبود حاصل می شد، با یاران سُخن می گفت و آنها را دلداری می داد کہ در رفتنِ من ملول نَشوید! بدین گونه از هر چیز و هر کس با شفقت اما بدونِ حسرت جُدا شد۔

زندگی شصت و هشت سالہ اور سرا سر یک شعر بود، شگفت آور ترین، پر شور ترین، دلاویز ترین شعرها۔

(دکتر عبدالحسین زرّین گوپ: پلّہ پلّہ تا ملاقاتِ خدا)

فرہنگ

عاجزی و انکساری۔	:	تواضع
غیر معمولی۔	:	فوق العادہ
مداح۔	:	ستایشگر
پہل، سبقت۔	:	پیشی
تکلیف دینا۔	:	رنجاندن
جھگڑا۔	:	نزاع
لڑائی، کدورت۔	:	پر خاش
نا خوشی، عدم اطمینان۔	:	نا خر سندی
(مصدر: نشان دا دن: ظاہر کرنا) ظاہر نہیں کرتا تھا۔ (ماضی استمراری متنی)	:	نشان نمی داد
شان و شوکت۔	:	تجمل
دہی۔	:	ماست
حقیر۔	:	محقر
(مصدر: تمتع بُردن: فائدہ اٹھانا) فائدہ اٹھاتا تھا۔	:	تمتع می بُرد
تھوڑی سی، کچھ۔	:	اندک مایہ
افاقہ، بہتری۔	:	بہبود
(مصدر: دلداری دا دن: حوصلہ بڑھانا) حوصلہ بڑھاتا تھا۔	:	دلداری می داد
پر جوش، ہنگامہ خیز۔	:	پر شور
(شگفت + آور) حیرت ناک۔ تعجب آور۔	:	شگفت آور

تمرین

- ۱- مولانا جلال الدین رومی با مُریدان چطور می زیست؟
- ۲- وقتی از کوی و بازار می گذشت چه کاری کرد؟
- ۳- چه چیز را بیش از هر چیز دوست می داشت؟
- ۴- وقتی که مولانا دو نفر را در حال نزاع دید، چه گفت؟
- ۵- زندگی وی چگونه بود؟
- ۶- آخرین (آخر+ین)، شگفت آور (شگفت+آور) اور دلاویز (دل، آویز) جیسے پانچ پانچ الفاظ بنائیے۔
- ۷- سبق میں آنے والے جمع الفاظ کی پانچ مثالیں دیجیے۔
- ۸- ”آوردن“ اور ”گرفتن“ سے فعل حال کی گردان ترجمے سمیت لکھیے۔



دوستی نادان

اژد پایی، خرس را درمی کشید	شیر مردی رفت و فریادش رسید
خرس هم از اژدها جوان وازهید	وان گرم زان مرد مردانه بدید
چون سگ اصحاب کهن، آن خرس زار	شد ملازم از پی آن بُرد بار
آن مُسلمان سر نهاد از خستگی	خرس خارس گشت از دلبستگی
شخص خفت و خرس می راندش مگس	وزستیز آمد مگس زوباز پس
چند بارش راند از روی جوان	آن مگس پس باز می آمد دوان
خشمگین شد بامگس، خرس و برفت	بر گرفت از گوه، سنگی سخت زفت
سنگ آورد و مگس را دید باز	بر رُخ خفته، گرفته جای ساز
بر گرفت آن آسیا سنگ و بزد	بر مگس، تا آن مگس واپس خزد
سنگ، روی خفته را خشخاش کرد	این مثل بر جمله عالم فاش کرد

مهر آبله، مهر خیر آمد یقین

کین او مهر است و مهر اوست کین

(مثنوی معنوی: جلال الدین رومی)

فرہنگ

خرس	:	ریچھ۔
درمی کشید	:	(در کشیدن: جکڑنا، بھیجننا) جکڑے ہوئے تھے۔
شیر مردی	:	ایک بہادر آدمی
فریادش رسید	:	(بہ فریاد آن رسید) اُس کی مدد کو پہنچنا۔
وآرہید	:	نجات پائی۔ (وارہیدن: مصدر، نجات پانا)
مرد مردانہ	:	بہادر اور عظیم آدمی۔
اصحابِ کہف	:	(غار والے دوست) قرآن کریم میں اللہ کے کچھ برگزیدہ بندوں کا ذکر آیا ہے جو ایک ظالم بادشاہ دقیانوس کے ظلم و ستم سے تنگ آکر شہر سے نکل کر ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے تھے تین سو نو سال بعد بیدار ہوئے تو دنیا بدل چکی تھی۔ اللہ نے ان کی خواہش کے مطابق انہیں پھر سُلا دیا۔
سگِ اصحابِ کہف:	:	اصحابِ کہف کا کُتا۔ قرآن کریم میں ایک کُتے کا ذکر بھی آیا ہے۔ جو ان حضرات کے پیچھے پیچھے چل پڑا تھا۔ اس کا نام قطمیر تھا۔ اُسے وفاداری کا استعارہ قرار دیا گیا۔
مُلازم	:	ملازمت کرنے والا۔ ساتھ رہنے والا۔
بُردبار	:	حوصلہ مند، متحمل مزاج۔
خستگی	:	تھکن
سر نہاد	:	اُس نے سر رکھا۔ وہ سو گیا۔
خارس	:	نگہبان، چوکیدار۔
دلہستگی	:	محبت، تعلق خاطر۔
می راندش مگس:	:	وہ اُس پر سے مگھیاں اڑا رہا تھا۔
ستیز	:	جھگڑا، ضد، ہٹ دھرمی۔
چند بارشِ رائد	:	اُس کو کئی بار اُس نے بھگایا۔
رُفت	:	بڑا، موٹا، بھاری۔
جایِ ساز	:	مناسب جگہ۔
آسیا سنگ	:	چٹکی کا پتھر، مُراد ہے بہت بھاری پتھر۔

وَأَپس خَزَد	:	(خزیدن سے) واپس ہو جائے -
خَشَخاش کرد	:	خَشَخاش جھوٹے سفید رنگ کے دانے ہوتے ہیں، مراد ہے ریزہ ریزہ کر دیا۔
مِہرِ اَبَلہ	:	ہے وقوف کی محبت -
یقین	:	یقیناً، بلا شبہ۔
کین	:	کینہ، دشمنی۔

تمرین

- ۱۔ اُردھائی خُزُس راجہ می کرد؟
- ۲۔ مردِ دِلا وری چہ کار کرد؟
- ۳۔ خُزُس چرامگس رانی می کرد؟
- ۴۔ خُزُس با آن سنگ بزرگ چہ کرد؟
- ۵۔ آیا ”مِہرِ اَبَلہ“ بہ نفعِ آدم است؟
- ۶۔ مندرجہ ذیل خُزُوف کو جملوں میں استعمال کیجیے:
را۔ از۔ با۔ بر۔ تا۔
- ۷۔ شاعری میں وزن کی مجبوری کے تحت بعض اوقات کچھ لفظوں کو مختصر کر دیا جاتا ہے۔ یہ عمل ”تخفیف“ کہلاتا ہے اور جن لفظوں کو مختصر کیا جائے، انہیں ”مُخَفَّف“ کہتے ہیں۔ اس سبق میں سے ایسے الفاظ کی نشاندہی کیجیے۔
- ۸۔ یہ اشعار کس صنفِ سخن میں لکھے گئے ہیں۔ کم از کم پانچ اشعار کے قافیے لکھیے۔

☆☆☆

شیخ سعدی شیرازی

شیخ مشرف الدین بن مصلح الدین سعدی شیرازی ۱۸۳/۵۶۰۶ء کے لگ بھگ ایران کے صوبہ فارس کے مشہور شہر شیراز میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کرنے کے بعد مشہور سلجوقی وزیر نظام الملک طوسی مولف ”سیاست نامہ“ کے قائم کردہ دارالعلوم ”نظامیہ بغداد“ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور عبدالرحمن جوزی اور شہاب الدین سہروردی جیسے شہرہ آفاق علماء سے کسب فیض کیا۔ نظامیہ بغداد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایران میں یورش تاتار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بد امنی اور ابتری کے باعث عراق، عرب، شام، فلسطین، مصر کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور ملکوں ملکوں گھومتے پھرے۔ آخر کار شیراز واپس آگئے جہاں انھوں نے ۶۵۵ اور ۶۵۶ ہجری میں اپنی مشہور زمانہ کتابیں ”بوستان“ اور ”گلستان“ لکھیں جن میں اپنی زندگی بھر کے تجربات کا انچوڑ پیش کیا۔ یہ دونوں کتب آج بھی دنیا و آخرت کو سدھارنے اور سنوارنے کا ایک بہترین ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ درستی اخلاقی اور تعمیر شخصیت و کردار کا نہایت عمدہ وسیلہ ہیں۔

شیخ سعدی نے ۶۹۱ھ بمطابق ۱۲۹۱ء شیراز میں وفات پائی۔ شیراز میں اُن کا مزار پر انوار ”سعدیہ“ کے نام سے مشہور ہے۔

سعدی نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ ایک بے مثال نثر نگار بھی تھے۔ گلستان ان کا نثری شاہکار ہے جس کا گزشتہ صدیوں میں کوئی ادیب جواب پیش نہیں کر سکا۔ ”گلستان“ سعدی کی نثر فارسی کی خوبصورت ترین نثر ہے۔ یہ ادبی اور مستجع و مقفی ہونے کے باوجود مشکل نہیں ہے۔ گلستان کے اکثر جملے ضرب المثل کا درجہ اختیار کر چکے ہیں۔



گل‌های گلستان سعدی

(۱) آورده اند که نوشیروان عادل را در شکار گاهی صیدی کباب کرده بود و نمک نبود. غلامی به روستا رفت تا نمک آورد. نوشیروان گفت: "نمک به قیمت بستان تاز نمی نشود و ده خراب نگردد." گفتند: "ازین قدر چه خلل آید؟"

گفت: بنیاد ظلم در جهان اول اند کی بوده است هر که آمد برومیزی کرده تا بدین غایت رسیده است."



(۲) یاد دارم که در ایام طفولیت متعبد بودم و شب خیز و مولع زهد و پرهیزشی در خدمت پدر رحمته الله علیه نشسته بودم و همه شب دیده برهم نهسته و مصحف عزیز بر کنار گرفته و طایفه ای گرد ما خفته. پدر را گفتم "از اینان یکی سر بر نمی دارد که دو گانه ای بگزارد. چنان خواب غفلت برده اند که گویی نه خفته اند که مرده اند!"

پدر گفت: "جان پدر! تو نیز اگر بیخفتی به که در پوستین مردم افتی."



(۳) هر گز از دور زمان ننالیدم و روی از گردش آسمان درهم نکشیدم مگر وقتی که پایم برهنه مانده بود و استطاعت پای پوش نداشتیم. به جامع کوفه در آمدم دلتنگ. یکی را دیدم که پای نداشت. شکر نعمت حق تعالی به جای آوردم و بر پی کفشی صبر کردم.



(۴) مردی را چشم درد خاست. پیش بیطار رفت تا دوا کند. بیطار راز آنچه در چشم چار پای می کرد در دیده او کشید و گور شد. به دا و بردند. گفت: "بر او هیچ تاوان نیست. اگر این خرنبودی پیش بیطار نرفتی."



(۵) دو کس رنج بیهوده بردند و سعی بی فایده کردند. یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد.

چون عمل در تو نیست نادانی
چار پای بروا کتابی چند
که برا وهیزم است یاد فتر

علم چند آنکه بیشتر خوانی
نه محقق بود نه دانشمند
آن تهی مغز راجه علم و خبر



(۶) پادشاهی با غلامی عجمی در کشتی نشست و غلام هرگز دریا را ندیده بود و محنت کشتی نیاز موده، گریه وزاری در نهاد ولرزه برانداش افتاد، چندانکه ملاطفت، کردند - آرام نمیگرفت و عیش ملک، از و مُنْقَص بود، چاره ندانستند - حکیمی در آن کشتی بود، ملک را گفت: "اگر فرمان دهی، من او را به طریقی خاموش گردانم -" گفت: "غایت لطف و کرم باشد -" بفرمود تا غلام را به دریا انداختند، باری چند غوطه خورد، مویش گرفتند و سویی کشتی آوردند - به دو دست در سگان کشتی آویخت، چون بر آمد، بگوشه ای بنیشت و آه یافت - ملک را عجب آمد، پرسید: "درین چه حکمت بود؟" گفت: "اول محنت غرق شدن، نچشیده بود و قدر سلامت کشتی نمی دانست، همچنین قدر عافیت کسی داند که به مصیبتی گرفتار آید -"

(گلستان سعدی)

فرہنگ

آوردہ اند	:	کہتے ہیں -
نوشین روان	:	روان شیرین ، جان شیرین - نوشیروان (ایران کے ایک بادشاہ کا نام)
را	:	کو۔ یہاں "کے لیے" کے معنوں میں آیا ہے -
صید	:	شکار -
روستا	:	دہ ، گاؤں
ہستان	:	مصدرستاندن سے فعل امر: لینا
رسم	:	رواج ، دستور -
خراب نگرہ	:	تباہ (برباد) نہ ہو جائے
مزیدی	:	کچھ زیادہ ، اور اضافہ -
بدین غایت	:	اس حد تک -
طُفُولِیت	:	لڑکپن -
مُتَعَبِد	:	عبادت گنندہ ، عبادت کرنے والا -
شب خیز	:	شب بیدار ، رات کو جاگنے والا -
دیدہ برہم بستن	:	آنکھ بند کرنا (جھپکنا)
مُصحف عزیز	:	قرآن مجید -
درہوستانِ مردم افتادن	:	لفظی مطلب ہے لوگوں کی ہوستین میں گھسنا، دوسروں کے معاملہ میں
		ٹانگ اڑانا -
دورِ زمان	:	زمانے کی گردش -
روی درہم کشیدن	:	مٹہ بنانا، ناراض ہونا -
پای پوش	:	پاپوش ، جوتا -
جامع کوفہ	:	کوفہ کی جامع مسجد -
دلتنگ	:	افسردہ -
سپاس بجای آوردن	:	شکر بجالانا -
کفش	:	جوتا -
بیطار	:	سلوتری ، مویشیوں کا ڈاکٹر -
دیدہ	:	چشم ، آنکھ -

داور	:	قاضی۔
اگر خرنودی	:	اگر خرنمی بُود، اگر وہ گدھانہ ہوتا۔
نرفتی	:	نمی رفت، وہ نہ جاتا۔
دوکس	:	دو افراد۔
بیہودہ رنج بُردن	:	خواہ مخواہ تکلیف اٹھانا۔
چارپائی	:	ایک چوپایہ۔
تہی مغز	:	خالی دماغ، بیوقوف۔
ہیزم	:	ایندهن۔
محنت	:	تکلیف، رنج۔
مُنْقَصَر	:	مکدر، کبیدہ
غایت	:	نہایت۔
سکانِ کشتی	:	کشتی کا پچھلا حصہ۔
زشت	:	پُرا۔
محنتِ غرق شدن	:	غرق ہونے کی تکلیف۔
عجب آمدن	:	حیران ہونا۔ حیرانی میں آنا۔

تمرین

- ۱۔ نوشیروان چه گفت؟
- ۲۔ پدر به پسر چه گفت؟
- ۳۔ وقتی سعدی شخصی را دید که پای نداشته چه کار کرد؟
- ۴۔ داوود به بیمار چه گفت؟
- ۵۔ گلستان نوشته کیست؟
- ۶۔ چرا عیش پادشاه به هم خورد؟
- ۷۔ حکیمی مَلِك را چه گفت؟
- ۸۔ پادشاه چرا تعجب کرد؟
- ۹۔ آورده اند، کباب کردند، بقیعت بستان، رسم نشود، نشستہ بودم، بخفتی، برو، کون کون سے افعال ہیں ان کے معانی لکھیں۔
- ۱۰۔ شکار گاہی اور غلامی میں ”ی“ بطور ”یائے وحدت“ استعمال ہوا ہے۔ بخفتی اور بیافتی میں ”ی“ کی کون سی قسم استعمال ہوتی ہے۔
- ۱۱۔ گردشِ آسمان، دورِ زمان اور سپاسِ نعمت میں مضاف، مضاف الیہ اور حرفِ اضافہ کی نشاندہی کیجیے۔

